سوال

(327) مطلقہ ثلاثہ بیوی سے رجوع یا نکاح کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ میں نے مورخہ 91-11-24 کو اپنی بیوی مسمات منور سلطان نہ کو گھریلو ناچاکی اور اختلاف کی وجہ سے ایک طلاق دے دی تھی اور دوسری طلاق مورخہ 91-12-25 کو دے دی اور اس کی عدت گزر جانے پر نکاح ثانی کر لیا تھا، پھر کچھ ماہ بعد اختلاف ختم نہ ہونے کی وجہ سے پھر تیسری طلاق مورخہ 92-7-1 کو دے دی تھی۔ اب سوال یہ ہے کہ میں اس مطلقہ ثلاثہ بیوی سے بچوں کے روشن مستقبل کے پیش نظر صلح کر کے اپنا گھر آباد کرنا چاہتا ہوں۔ کیا قرآن وحدیث کے مطابق میں اپنی اس بیوی کے ساتھ رجوع یا نکاح کر سکتا ہوں یا نہیں؟ شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔

(سائل ثناء اللہ مکان نمبر 131 گوشہ احباب نمبر 3 نزد اعوان ٹاؤن لیکسو کالونی روڈ مسجد ریاض الجنۃ اہل حدیث لاہور)

یہ کہ میری بیٹی مسمات زہراں بی بی کا نکاح ہمراہ محمد عارف ولد جان محمد قوم چنگڑ محلہ سلطان آباد شاہ روڈ گجرات سے عرصہ تقریبا 3 سال 2 ماہ قبل کر دیا تھا جب کہ مسمات مذکورہ اپنے خاوند کا ہاں ایک ماہ وقفہ وقفہ سے آباد رہی۔ اس دوران مابین فریقین گھریلو اختلافات کی وجہ سے ناچاکی پیدا ہوگئی اور خاوند مذکور نے اس گھریلو تنازعہ کی وجہ سے تین بار زبانی طلاق طلاق طلاق کہہ دی ہے جس کو عرصہ تقریبا 3 سال ایک ماہ کا ہو چلا ہے۔ خاوند مذکور نے آج تک رجوع نہ کیا ہے مسمات اس وقت سے اپنے باپ کے پاس رہ رہی ہے، اب علمائے دین سے سوال ہے کہ آیا شرعا خاوند مذکور کی طرف سے تین بار زبانی کلامی طلاق واقع ہو چکی ہے یا نہیں؟ مجھے مدلل شرعا جواب دے کر عند اللہ ماجور ہوں، کذب بیانی ہوگی تو سائل خود ذمہ دار ہوگا۔ لہذا مجھے شرعی فتویٰ صادر فرمائیں۔ (سائل محمد صادق حقیقی باپ مسماۃ مذکورہ)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں طلاق بائنہ کبریٰ واقع ہو چکی ہے اور بائنہ کبریٰ طلاق یہ ہے۔

بشرط صحت سوال صورت مسؤلہ میں طلاق بائنہ کبریٰ واقع ہو چکی ہے اور بائنہ کبریٰ طلاق یہ ہے۔

الطلاق البائن (الکبریٰ) ھو الطلاق المکمل للثلاث (1) فقہ السنۃ ج 2 ص 237

کہ طلاق بائنہ کبریٰ اسے کہتے ہیں جو پہلی دو طلاقوں کو تین طلاق بنا دیتی ہے۔ منہاج المسلم میں ہے کہ مختلف مجالس میں تین طلاقیں یا پہلے سے واقع کردہ دو طلاقوں کے بعد تیسری طلاق

دے دے تو یہ (بائنہ کبریٰ طلاق بن جاتی ہے) تو ان (میاں بیوی) کے مابین بینونت کبریٰ بڑی جدائی والی طلاق واقع ہوجاتی ہے اور یہ عورت اس مرد کےلئے حلال نہیں جب تک وہ دوسرے کسی شخص کے ساتھ نکاح نہ کرے اور دوسرا خاوند جماع کے بعد بغیر کسی پیشگی معاہدہ کےاپنے طور پر طلاق نہ دے یا فوت نہ ہوجائے ۔ (2) منهاج المسلم ص 639و640

قرآن مجید میں ارشاد ہے : فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجا غيره (البقرة) پھر اگر اس (دو طلاق والی بیوی) کو تیسری طلاق دے دو تو اب اس (خاوند) کےلئے حلال نہیں جب تک وہ عورت اس کے سوا دوسرے سے نکاح نہ کرلے ۔

امام ابن کثیر اس آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں :

أَيْ أَنَّهُ إِذَا طَلَّقَ الرَّجُلُ امْرَأَتَهُ طَلْقَةً ثَالِثَةً بَعْدَ مَا أَرْسَلَ عَلَيْهَا الطَّلَاقَ مَرَّتَيْنِ، فَإِنَّهَا تَحْرُمُ عَلَيْهِ حَتَّى تَنْكِحَ زَوْجاً غَيْرَهُ، أَيْ حَتَّى يَطَأَهَا زَوْجٌ آخَرُ فِي نِكَاحٍ صَحِيحٍ، فَلَوْ وَطِئَهَا وَاطِئٌ فِي غَيْرِ نِكَاحٍ وَلَوْ فِي مِلْكِ الْيَمِينِ، لَمْ تَحِلَّ لِلْأَوَّلِ، .(3) تفسیر ابن کثیر ج1ص 297.

یعنی جب کوئی شخص اپنی بیوی کو دو طلاقیں دے چکنے بعد تیسری طلاق بھی دے دے تو اس پر حرام ہوجائے گی یہاں تک کہ وہ دوسرے سے باقاعدہ نکاح کرے ، ہم بستری ہو پھر وہ دوسرا خاوند مرجائے یا طلاق دے دے ، پس اگر بغیر نکاح کے لونڈی بنا کر وطی بھی کرلے تو بھی اگلے خاوند کےلئے حلال نہ ہوگی ۔ اسی طرح اگر باقاعدہ نکاح بھی ہو لیکن اس دوسرے خاوند نے مجامعت نہ کی ہو تو بھی پہلے شوہر کےلئے حلال نہ ہوگی ۔

فیصلہ :

چونکہ طلاق دہندہ مسمی ثناء اللہ صاحب اپنی بیوی منور سلطانہ کو پہلی طلاق مورخہ 91-11-24 اور دوسری طلاق 91-12-25 کو بعد از عدت نکاح ثانی کے بعد پھر تیسری طلاق 92-7-1 کو دے چکے ہیں ۔ لہذا یہ طلاق بائنہ کبریٰ واقع ہوچکی ہے ، اس لئے جب تک مسمات منور سلطانہ کسی دوسرے شخص کی شرعی بیوی نہیں بن جاتی ہے اس وقت تک ثناء اللہ مذکور پر حرام ہے ۔ مفتی کسی قانونی سقم اور عدالتی جھمیلہ میں ہرگز مسؤل نہ ہوگا ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص804

محدث فتویٰ